Instructions

Manzoor Illahi   Islamiyat Mock
Batch: 61
CMSUD33283   (1)

29/10/2024

24

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

سوال 2

اسلام میں عقیدہ رسالت [illegible]
اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل [illegible]
[illegible]
نہیں ہو سکتا [illegible]
مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کا جو سلسلہ
شروع کیا ہے لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے
کے لیے اس کو ہر دور میں مانا جائے اور ساتھ
ہی ان [illegible]
بہ حیثیت رسول ان میں کوئی فرق نہ کیا
جائے اور حضور ﷺ کو آخری نبی و رسول مانا
جائے [illegible]
کیا جائے جس نے سابقہ تمام شریعتوں کو
منسوخ کر دیا ہے۔

رسالت کا معنی و مفہوم: رسالت کے لفظی
معنی ہے "پیغام" اور "پیغام پہنچانا"۔ رسول
کے معنی ہے پیامبر، قاصد یا ایلچی
اصطلاح میں رسالت کا معنی ہے اللہ کا پیغام
لوگوں تک پہنچانا اور رسول کا معنی اللہ کا
پیغام پہنچانے والا۔

رسالت کی ضرورت: اللہ رب العالمین
نے اپنے بندوں پر احسان کر کے ان میں سے
رسول [illegible]
ہر جگہ تک لوگوں کو [illegible]

P.T.O

کا یہ احسان کسی ایک قوم کے لئے مخصوص نہیں تھا۔ بلکہ اس نے ہر قوم میں رسول بھیجا تاکہ لوگوں کو ضلالت اور گمراہی سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف لائیں۔ اللہ کا ارشاد ہے "ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا۔ ترجمہ" اور ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا ہے۔

نبوت کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اہمیت:

① انفرادی زندگی۔

- **اخلاقی اور روحانی رہنمائی:** انبیاء فضیلت کے نمونے کے طور پر کام کرتے ہیں اور لوگوں کو سکھاتے ہیں کہ وہ اللہ کی مرضی کے مطابق کیسے زندگی گزاریں۔ ان کی زندگیاں ہمدردی، ایمانداری کی مثالیں ہیں۔
- **خدا سے تعلق:** انبیاء کی تعلیمات پر عمل کر کے مسلمان خدا کے ساتھ گہرا تعلق قائم کر سکتے ہیں۔
- **ذاتی احتساب:** نبوت ذاتی ذمہ داری پر زور دیتی ہے۔ کیونکہ افراد سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ انبیاء کے نمونہ پر اپنی

زندگی بسر کریں اور اپنے اندر اخلاقی
ذمہ داری پیدا کریں۔

(2) اجتماعی زندگی:

• **سماجی انصاف:** انبیاء اکثر انصاف،
مساوات، اور سب کی فلاح و بہبود کے حق
میں آواز بلند کرتے رہے ہیں اور کمیونٹیز
کو ایسی معاشرت قائم کرنے کی ترغیب
دیتے ہیں جو ان کے اقدار کو ظاہر کرے۔
مثلاً ایک حدیث کے مفہوم کے مطابق ایک
دفعہ ایک معزز خاندان کی عورت نے چوری
کی تو کچھ صحابہؓ نے حضورؐ سے رعایت دینے کی
درخواست کی تو آپؐ نے فرمایا واللہ اگر میری
بیٹی فاطمہؓ بھی ہوتی تو میں ہاتھ کاٹنے کا
حکم دیتا اور تم میں سے پہلے اقوام بھی اس
وجہ سے تباہ ہوئی کہ کوئی اعلیٰ خاندان
کا کوئی جرم کرتا تو معاف کرتے اور غریب جرم
کرتا تو معاف کیا جاتا۔

• **انصار اور بھائی چارہ:** رسالت کا پیغام
اتحاد کے جذبے کو فروغ دیتا ہے، مسلمان
ایک جسم کی مانند ہے۔ جسم کے ایک حصے کو
تکلیف ہو تو پورے جسم میں درد ہوتا ہے۔
رسالت نسلی، ثقافتی اور لسانی فرق کو
ختم کرتا ہے۔

قانون اور حکمرانی: اسلامی معاشی اور اخلاقی اصول اسلام کی تعلیمات میں شامل ہیں، جو مسلم معاشروں میں انصاف اور حکمرانی کے نظام کی تشکیل دیتے ہیں۔

مختصر یہ کہ رسالت مسلمانوں کو انفرادی طور پر بامعنی زندگی گزارنے کا ایک فریم ورک فراہم کرتی ہے جبکہ اجتماعی طور پر ہم آہنگی اور سماجی ذمہ داری کو فروغ دیتی ہے۔

سوال 3

اسلام کے عدالتی نظام: اسلامی معاشرے کے مختلف طبقوں کو انفرادی اور زیادہ معاملات کو سلجھانے کے لئے خود مختار عدالتی نظام فراہم کرتا ہے۔ یہ ہر برادری کو اپنے سول اور دیوانی مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے اپنا عدالتی ادارہ رکھنے کے ساتھ ساتھ فریقین کو یہ بھی اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنے معاملہ کو حکومتی عدلیہ کے پاس لے کر جا سکتا ہے۔

قرآن پاک میں عدل کی اہمیت ترجمہ:
"اے ایمان والوں اللہ کے لئے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جایا کرو

اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ
نہ کر دے کہ عدل چھوڑ دو۔ عدل کرو کہ
یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے"۔ (المائدہ)
دوسری جگہ اللہ کا ارشاد ہے ترجمہ "اور
حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور سچی
بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ۔"

حدیث کے مطابق عدل کی اہمیت:

آپ نے فرمایا کہ انصاف پسند اللہ کی بارگاہ
میں روشنی کے منبروں میں رکھا جائے گا۔ یہ
لوگ وہ ہونگے جو اپنے فیصلوں میں انصاف
کو یقینی بناتے ہونگے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ
اور حضرت ابوہریرہ نے روایت کیا ہے کہ
رسول اللہؐ نے فرمایا "جب قاضی (جج)
فیصلہ کرتا ہے اور کوشش کے ساتھ صحیح فیصلہ
کرتا ہے تو اس کو دوگنا اجر ملے گا اور جب
وہ صحیح فیصلہ کرنے کی پوری کوشش کے ساتھ
غلط فیصلے کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے
لیے ایک اجر ملے گا۔"

اسلامی عدالتی نظام کی خصوصیات

(1) اسلامی قانون کے ماخذ:

اسلام میں قانون کے تین اقسام ہیں پہلے
نمبر پر قرآن و حدیث، دوسرے نمبر پر اجماع و
قیاس اور اجتہاد اور تیسرے نمبر پر استصلاح

استحسا استحسان، استصحاب، استدلال
اور عرف ہے۔ یہ وہ ذرائع ہیں جس سے
دیوانی، فوجداری، حدود، تعزیر، قصاص
وراثت کے اصول، ضوابط اخذ کیے گئے ہیں
قرآن کریم اور حدیث ناقابل تغیر ہے اور
باقی قابل تغیر ہے۔

(2) قانون کی حکمرانی: قانون کی طاقت
ناقابل شکست ہے۔ کوئی بھی قانون سے
بالاتر نہیں ہے۔ نہ امیر، غریب اور خواص
و عوام کا یہاں کوئی امتیاز ہے۔ اقبال کا
شعر ملاحظہ: ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
اسلام میں ریاست کا حکمران بھی عام شخص
کی طرح عدالت میں پیش ہوتے ہیں جیسے
حضرت عمرؓ پیش ہوتے ہیں۔ قانون کی بالادستی
میں حضورؐ کی حدیث "اگر میری بیٹی فاطمہؓ
بھی چوری کرتی تو اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیتا"

(3) عدلیہ اور نظام انتظامیہ کی علیحدگی:
حضرت عمرؓ نے عدلیہ کو انتظامیہ سے
الگ کیا اور قانون کی حکمرانی کو یقینی بنایا۔
قانون سازی پر انتظامیہ کے کسی اثر و
رسوخ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ قاضیوں اور
ججوں کا تقرر اگرچہ بلاواسطہ یا بالواسطہ

حکومت ہی کرے گی۔ لیکن جب ایک دفعہ قاضی کا تقرر ہو گیا تو اب وہ عدالت کی کرسی پر حکومت کا نہیں بلکہ خدا اور رسول ؐ کا نمائندہ ہوتا ہے اُس کے لیے احکام شریعت و قانون کے سوا اور کوئی چیز قابل لحاظ نہیں۔

④ **ججوں کی قابلیت:** الماوردی نے اپنی کتاب "الاحکام السلطانیہ" میں ججوں کی تقرری کے لیے یہ معیار متعین کیے ہیں، ذہانت، علم، غیر جانبداری، اعلیٰ کردار، تحمل وغیرہ۔

⑤ **خواتین بطور قاضی:** امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے مطابق عورت بطور قاضی کام کر سکتی ہے، جبکہ ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ حدود اور تعزیر کے معاملے میں خاتون کو قاضی مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم موجودہ دور میں اس پابندی کو ختم کر دیا گیا ہے، اور تقریباً ہر مسلم ممالک میں خواتین بطور جج کام کر رہی ہیں۔

⑥ **گواہوں کی فراہمی:** سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 283 کے مطابق گواہی پیش کرنا ایک امانت ہے۔ اس کا حکم قیمتوں کو چھپانے کے لیے نہیں دیا گیا۔ اسلام ایک اصول کا تسلیم

کرتا ہے کہ کسی کو بغیر تفتیش سزا نہیں دی جا سکتی۔ اور فیصلے میں نظر ثانی کی اجازت ہونی چاہیے۔

(6) مفت انصاف کی فراہمی:
اسلام مفت انصاف کی فراہمی پر زور دیتا ہے۔

(7) قانونی چارہ جوئی میں وکلاء کا کردار
قانونی چارہ جوئی اور حصولِ انصاف کے لیے وکلاء کا کردار مسلّمہ ہے۔

(8) ولایتِ مظالم: گرون بام (Grunebaum) نے لکھا ہے کہ نبوی دور میں عوامی عہدیداران اور اہلین کے فیصلوں کے خلاف اپنی شکایات درج کرا سکتے تھے اور ان کے ناانصافی پر مبنی فیصلوں کو ختم اور کالعدم قرار دیا گیا۔ اس مقصد کے لیے محتسب کا عہدہ متعارف کرایا۔

(9) حدود و تعزیر

سوال 7

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ریاستی امور اور ایک اچھی معاشرت کے اصولوں کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا یقیناً مسلم امت کی نشاۃ ثانیہ کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ قرآن، سنت اور اسلامی فقہ سے اخذ کردہ اسلامی تعلیمات حکمرانی، انصاف اور

معاشرتی بھلائی پر جامع رہنمائی فراہم
کرتی ہیں۔ جس کا مقصد ایک اخلاقی
متوازن اور منصفانہ معاشرہ قائم کرنا ہے۔

① **انصاف اور عدل:** اسلامی حکمرانی میں
انصاف و عدل ایک بنیادی اہمیت ہے۔
قرآن بار بار زور دیتا ہے کہ حکمران
انصاف کے ساتھ عمل کریں۔ چاہیے وہ دولت کی
تقسیم ہو فیصلے قانون کے مطابق ہے۔ یہ
نظام معاشرہ میں لوگوں میں اعتماد،
ہم آہنگی اور وفاداری کو فروغ دیتا ہے۔

② **مشاورت (شوریٰ):** اسلامی تعلیمات
میں فیصلوں میں شوریٰ یعنی باہمی مشاورت
کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ حضور ﷺ ہمیشہ
صحابہؓ سے مشورہ کرتے تھے۔ مثلاً حضرت
سلمان فارسیؓ کے مشورہ پر خندق کھودی
گئی۔ جس سے اجتماعی اتحاد اور معاشرتی
ہم آہنگی پیدا ہوتا ہے۔

③ **قانون کی حکمرانی اور احتساب:** اسلام
میں تمام افراد اور حکمران بھی قانون کے پابند
ہے۔ جیسے ایک دفعہ ایک صحابی نے حضرت عمرؓ
سے بھری مجلس میں سوال کیا کہ آپ کے پاس
دو چادر کیسے ہے اور میرے پاس ایک۔ اسی
وجہ سے معاشرے میں بد عنوانی ختم ہوتا ہے۔

④ **سماجی فلاح و بہبود اور اقتصادی مساوات:** اسلام اس اصول پر بھی زور
دیتا ہے۔ زکوٰۃ جیسے ادارے دولت کی تقسیم
کو یقینی بناتا ہے۔ جیسے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے
منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا۔

⑤ **علم اور تعلیم کا فروغ:** اسلام علم سیکھنے
اور سکھانے کو زور دیتا ہے۔ جیسے حضورؐ جنگی
قیدی کو مسلمانوں کے بچوں کو علم سکھانے
کے بدلے آزاد کرتا تھا۔ اسلام میں علم حاصل
کرنا ہر ایک مسلمان پر فرض ہے حدیث کے
مطابق قرآن کی پہلی وحی کے آیات
وہ اقرء یعنی پڑھو سے شروع ہوئی۔ ایک
نئے مسائل کو بہتر طریقے سے حل اور
انسانیت کی بہتری ہوتی ہے۔

⑥ **اخلاقیات اور اخلاقی اقدار:** اسلام
میں دیانتداری، ایمانداری اور ہمدردی
پر زور دیتی ہیں۔ ایک ایسے معاشرے میں
جہاں یہ اقدار برقرار ہوں، افراد اخلاقی
ذمہ داری کا احساس پیدا کرتے ہیں۔
یہی سے ان کے رویے نہ صرف قانون
بلکہ مشترکہ اخلاقی معیارات کی عکاسی
کرتے ہیں۔

مسلم امت کی نشاۃِ ثانیہ پر اس کا اثر:

① **اسلامی شناخت کی بحالی:** ان اصولوں پر عمل کر کے امت اپنی شناخت کو مضبوط بنا سکتی ہے۔ اسلام کی عصری مسائل کو حل کرنے میں اہمیت کو اجاگر کر سکتی ہے اور ثقافتی اور نظریاتی مخالفین کا مقابلہ کر سکتی ہے۔

② **اتحاد اور یکجہتی:** اذعان، باہمی مشاورت اور احتساب کو فروغ دے کر امت کے اندر اتحاد کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ جس سے فرق کم ہوتے ہیں اور امت کے درمیان مضبوط روابط قائم ہوں گے۔ مسئلہ فلسطین اور کشمیر حل ہو سکتا ہے اگر مسلم امت OIC کو مضبوط اور عملی بنا کر ایک اتحاد پیدا کریں۔

③ **اقتصادی خوشحالی اور سماجی فلاح:**
اقتصادی انصاف کے اصولوں پر عمل کر کے ایک زیادہ منصفانہ معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ جس سے مسلم دنیا میں اقتصادی استحکام اور پائیدار ترقی میں مدد ملتی ہے۔

(۶) **عالمی اثر و احترام:** جب مسلم امت
اپنا اقدار کا مظاہرہ کرتی ہے تو وہ نہ صرف اندرونی
طور ترقی کرتی ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر
احترام اور اثر و رسوخ بھی حاصل کرتی
ہے۔ ایک اسلامی معاشرہ جو انسانی حقوق
حکمرانی اور فلاح کا خیال رکھتا ہے۔ عالمی
سطح پر ایک مثال قائم کرتا ہے۔
بلا آخر اسلامی تعلیمات کی
روشنی میں سیاسی امور اور معاشرت پر
عمل کر کے مسلم امت ایک ایسی شناخت
بنا سکتی ہے جو حاصل کے ساتھ ہم آہنگی کر سکے
ایک منصفانہ، خوشحال اور با اثر عالمی
برادری کی تعمیر کو فروغ دیتی ہے۔ یہ
تبدیلی نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ
عالمی امن اور ترقی کے لیے بھی مثبت
کردار ادا کر سکتی ہے۔

سوال (الف)

اسلام میں احتساب

اسلام میں احتساب کا مطلب محاسبہ
کرنا ہے۔ یہ ایک بنیادی تصور ہے جو
اس بات پر زور دیتا ہے کہ ہر فرد اپنے اعمال
کے لیے اللہ کے سامنے جوابدہ ہے۔ یہ عقیدہ
اس تصور سے جڑا ہوا ہے کہ انسان زمین پر

اللہ کا نائب (خلیفہ) ہے اور اس کی زندگی
اعمال اور دوسروں کے ساتھ برتاؤ کے لیے اسے
جوابدہ ہونا پڑے گا۔ قرآن اور سنت میں یہ
بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص اپنے
اعمال، نیتوں اور اللہ کے احکامات کی پیروی
کے لیے اللہ کے سامنے جوابدہ ہوگا۔ احتساب
مسلمانوں کو دیانتداری، اخلاق اور
ہمدردی کے ساتھ عمل کرنے کی ترغیب دیتا
ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ ان کے اعمال کے
نتائج ہیں، یہ خود احتسابی کی بھی حوصلہ
افزائی کرتا ہے جس سے افراد کو اپنے کردار
کا جائزہ لینے اور اسے بہتر بنانے پر اکسایا
جاتا ہے۔ اسی بنا پر حضرت عمرؓ نے
نظام محتسب بنایا تھا۔

اسلامی تہذیب کی خصوصیات

① وحدت میں تنوع: اسلامی تہذیب
مختلف ثقافتوں، زبانوں اور روایات کو
اسلامی عقائد کے یکساں اصولوں کے تحت
قبول کرتی ہے۔ جس سے ایک متنوع لیکن
ہم آہنگ معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے
آخری خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا
کہ وہ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی

عجمی کو عربی پر اور کسی کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔"

② **علم پر زور:** اسلام علم کے حصول پر زور دیتا ہے۔ حدیث کے مطابق ﷺ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔" دوسری حدیث "علم حاصل کرنے کے لئے اگر چین تک جانا پڑے تو جاؤ۔" حضرت علیؓ کا قول ہے "جس نے مجھے ایک لفظ سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنایا۔" قرآن پاک کی پہلی وحی "اقرء" یعنی پڑھ سے شروع ہوتی ہے۔

③ **انصاف اور سماجی بہبود:** اسلامی تہذیب انصاف کو اہمیت دیتی ہے اور تمام افراد کی فلاح و بہبود کے لئے زکوٰۃ کا نظام اور غریبوں ~~ملحو~~ عقلیتوں کے حقوق بھی ہے۔

④ **اخلاق و بیان:** اسلامی تہذیب اخلاقیات اور ہمدردی پر زور دیتا ہے۔ اس کی مثال انصار اور مہاجرین کی بھائی چارہ تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔

⑤ **فن و تعمیرات:** اسلامی تہذیب میں فنون اور تعمیرات میں خوبصورتی اور خوبصورتی کا امتزاج ملتا ہے۔ جو بہترین ڈیزائن اپنی مثال آپ ہیں۔